سوال

کاراور وظائف (25)

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز کے بعد کے اذکار اور وظائف

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

تہ!

مد!

ر تعالیٰ کا ارشاد ہے :

یٰاَیُّهَا الَّذینَ ءامَنُوا اذكُرُوا اللَّهَ ذِكرًا كَثيرًا ٤١ وَسَبِّحوهُ بُكرَةً وَأَصيلًا ٤٢ ... سورة الاحزاب

سلمانو! اللہ کا ذکر بہت زیادہ کرو۔ اور صبح وشام اس کی پاکیزگی بیان کرو۔ "[1]

ر تعالیٰ نے قرآن مجید میں عبادات کی ادائیگی کے بعد ذکر کرنے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے :

لُهُ ... ١٠٣ ... سورة الجمعة

ب تم نماز ادا کر چکو تو اٹھتے بیٹھتے اور لیٹے ہوئے اللہ کا ذکر کرتے رہو۔ "[2]

ر فرمان الٰہی ہے :

فَإِذا قُضِيَتِ الصَّلوٰةُ فَانتَشِروا فِى الأَرضِ وَابتَغوا مِن فَضلِ اللَّهِ وَاذكُرُوا اللَّهَ كَثيرًا لَعَلَّكُم تُفلِحونَ ١٠ ... سورة الجمعة

ب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور بکثرت اللہ کا ذکر کیا کرو تاکہ تم فلاح پالو۔ "[3]

ر تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ رمضان المبارک کے روزے مکمل کرنے کے بعد ذکر کریں۔ ارشاد ہے :

وَلِتُكمِلُوا العِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلىٰ ما هَدىٰكُم وَلَعَلَّكُم تَشكُرونَ ١٨٥ ... سورة البقرة

ہتا ہے کہ تم گنتی پوری کر لو اور اللہ کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی بڑائیاں بیان کرو اور اس کا شکر کرو۔ "[4]

سک حج کے بعد ذکر کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا :

ذِكرًا ... ٢٠٠ ... سورة البقرة

ب تم ارکان حج ادا کر چکو تو اللہ کا ذکر کرو جس طرح تم اپنے باپ دادوں کا ذکر کیا کرتے تھے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ "[5]

عبادات کے بعد ذکر کا حکم دینے میں حکمت الٰہی شاید یہ ہے کہ ادائیگی عبادت میں اگر کوئی نقص پیدا ہو گیا ہو یا شیطانی وسوسے آئے ہوں تو ذکر کے ساتھ ان کا علاج اور امداد ہو جائے۔ علاوہ ازیں انسان کو توجہ دلاتا ہے کہ مسلسل ذکر و عبادت کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمہ وقت رابطہ مطلوب ہے نہ

ند مسنون ذکر ایسے انداز اور طریقہ سے ہونا چاہیے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ اس بارے میں ان بدعات سے اجتناب کیا جائے جنھیں بعض بدعتی صوفیاء نے اختیار کر رکھا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول بعض اذکار کی تفصیل کچھ یوں ہے :

1۔ سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار (استغفر اللہ) کہتے اور پھر یہ دعا پڑھتے۔

ت السَّلامُ ، ومِنكَ السَّلامُ ، تبارَكتَ يا ذا الجلالِ والإكرامِ"

سلامتی والا ہے اور سلامتی تیری ہی طرف سے ہے اے جلال اور عزت والے تو برکت والا ہے۔ "[6]

2 :

إلا اللهُ وحدَهُ لا شريكَ له له المُلكُ ولهُ الحمدُ وهو على كلِّ شيءٍ قديرٌ اللهم لا مانعَ لما أعطيتَ ولا مُعطيَ لما منعتَ ولا ينفعُ ذا الجدِّ منكَ الجدُّ"

ے اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں ہے اس کا کوئی شریک نہیں ملک اسی کا ہے اور تعریف بھی اسی کے لیے ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ جو تو دے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو روک دے اسے دے کوئی نہیں سکتا اور کسی بڑے کو اس کی بڑائی تیری گرفت سے نہیں بچا سکتی۔ [7]

3 :

الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر لاحول ولا قوة إلا بالله لا إله إلا الله ولا نعبد إلا إیاه له النعمة وله الفضل وله الثناء الحسن لا إله إلا الله مخلصین له الدین ولو کره الکافرون"

کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں ہے اس کا کوئی شریک نہیں ملک اسی کا ہے اور تعریف بھی اسی کے لیے ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ گناہ سے بچنے کی اور نیکی کرنے کی توفیق اللہ تعالیٰ کے بغیر نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں اس کی نعمت اور اسی کا فضل ہے

ضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے فجر کی نماز سے سلام پھیرنے کے بعد اسی حالت میں بیٹھے بیٹھے اور دنیاوی کلام کیے بغیر درج ذیل کلمات "دس مرتبہ" پڑھے اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اس کے دس گناہ مٹا دیے جائیں گے اور د

إله إلا الله وحده لا شریک له، له الملک وله الحمد یحیی ویمیت وهو علی کل شیء قدیر"[9]

مہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مندرجہ بالا کلمات مغرب کی نماز کے بعد بھی دس مرتبہ پڑھے جائیں۔[10]

لاوہ ازیں مغرب اور فجر کی نماز کے بعد:

أجرني من النار"

ن! مجھے آگ سے بچانا۔"

کے کلمات بھی سات مرتبہ پڑھے جائیں۔[11]

4 :

"جو شخص ہر فرض نماز کے بعد تینتیس (33) مرتبہ (سبحان اللہ) اور تینتیس (33) مرتبہ (الحمد للہ) اور (33) مرتبہ (اللہ اکبر) اور ایک مرتبہ یہ کلمات پڑھے۔

إله إلا الله وحده لا شریک له، له الملک وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر"

ر کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں ہے اس کا کوئی شریک نہیں ملک اسی کا ہے اور تعریف بھی اسی کے لیے ہے اور وہی ہر چیز پر خوب قادر ہے۔ "تو اگر اس کے سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں گے تو معاف کر دیے جائیں گے۔"[12]

5۔ پھر آیۃ الکرسی سورۃ اخلاص سورہ فلق اور سورۃ ناس پڑھے۔[13] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے گا تو اس کے جنت میں داخل ہونے کے لیے موت کے سوا اور کوئی شے رکاوٹ نہ ہوگی۔"[14]

ب اور روایت میں یوں ہے:

کان في ذمة الله إلى الصلاة الأخرى"

شخص دوسری نماز تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا۔"[15]

بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے:

رسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ"

وسلم نے مجھے ہر نماز کے بعد معوذات (سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ ناس) پڑھنے کا حکم دیا۔[16]

مندرجہ بالا احادیث سے واضح ہوا کہ فرض نمازوں کے بعد اذکار مذکورہ مسنون اور مشروع ہیں اور انھیں پڑھنے کا بہت زیادہ اجر و ثواب ہے لہٰذا ہمیں چاہیے کہ مسنون طریقے سے ان وظائف کو پڑھنے کا اہتمام کریں یہ اذکار نماز کے فوراً بعد نماز کے مقام سے کھڑا ہونے سے قبل ادا کرنے چاہئیں جس کی ترتیب

1۔ سلام کے بعد (بلند آواز سے تکبیر کہہ کر) تین بار (استغفر اللہ) پڑھیں۔

2۔ پھر پڑھیں۔

ت السَّلامُ، ومنك السَّلام، تبارَكْتَ يا ذا الجلالِ والإكرام"

3۔ پھر پڑھیں۔

إلا إلهَ إلا اللهُ وَحْدَهُ لا شريكَ لهُ لهُ المُلْكُ ولهُ الحمْدُ وهوَ على كلِّ شيءٍ قديرٌ اللهم لا مانعَ لما أعطيتَ ولا مُعْطِيَ لما منعتَ ولا ينفعُ ذا الجَدِّ منكَ الجَدُّ"

4۔ اس کے بعد یہ کلمات پڑھیں۔

الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر لاحول ولا قوة إلا بالله لا إله إلا الله ولا نعبد إلا إیاه له النعمة وله الفضل وله الثناء الحسن لا إله إلا الله مخلصین له الدین ولو کره الکافرون"

5۔ تینتیس (33) مرتبہ (سبحان اللہ) تینتیس (33) مرتبہ (الحمد للہ) اور (33) مرتبہ (اللہ اکبر) اور ایک مرتبہ یہ کلمات پڑھیں۔

إله إلا الله وحده لا شریک له، له الملک وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر"

6۔ پھر آیۃ الکرسی اور تینوں "قل" ایک ایک بار پڑھیں۔

7۔ لا إله إلا الله وحده لا شریک له، له الملک وله الحمد یحیی ویمیت وهو علی کل شیء قدیر (دس مرتبہ) پڑھیں اور سات مرتبہ:

جرنی من النار" پڑھیں۔

8۔ مغرب اور فجر کی نمازوں کے بعد تینوں "قل" تین بار پڑھنا مستحب ہے۔

اللہ' سبحان اللہ' الحمدللہ' اللہ اکبر) کے کلمات انفرادی طور پر با آواز پڑھے جائیں تو مستحب ہے۔ [17] البتہ انھیں اجتماعی طور پر اور مل کر ایک آواز سے پڑھنا درست نہیں۔

ت اور تکبیرات وغیرہ کی تعداد کو انگلیوں کی گرہوں پر شمار کیا جائے کیونکہ روز قیامت (پڑھنے والے کے حق میں بطور شہادت) ان کو بولنے کی قوت ملے گی۔ [18] (علاوہ ازیں) یہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہے)

کے لیے موجودہ "تسبیح" کا استعمال مباح ہے بشرطیکہ اس کو استعمال کرنے والا اسے باعث فضیلت نہ سمجھتا ہو ورنہ (بعض علماء کے نزدیک) اس کا استعمال مکروہ بلکہ بدعت ہے چنانچہ کئی صوفیاء کو دیکھا گیا ہے کہ وہ اپنے گلوں میں ہار کی طرح تسبیح لٹکائے پھرتے ہیں یا ہاتھوں میں کنگن کی طرح سجائے رکھتے ہیں

نمازی اذکار مذکورہ سے فارغ ہو کر انفرادی طور پر حسب خواہش شرعاً دعا کرے کیونکہ عبادت اور اذکار کے بعد دعا کی قبولیت کا بہت مناسبت موقع ہے۔

فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا نہ کی جائے جیسا کہ بعض لوگوں کی عادت ہے کیونکہ یہ بدعت ہے البتہ نفلی نماز کے بعد کبھی کبھار ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

بلند آواز سے دعا کرنے کی بجائے آہستہ آواز میں دعا کرنا زیادہ مناسب اور بہتر ہے کیونکہ یہ انداز اخلاص اور خشوع وخضوع کے قریب تر اور ریاکاری سے دور تر ہے۔

الک میں کئی حضرات نمازوں کے بعد ہاتھ اٹھا کر باآواز بلند اجتماعی طور پر دعا کرتے ہیں یا امام دعا کرتا ہے اور حاضرین ہاتھ اٹھائے ہوئے امام کے دعائیہ کلمات پر آمین، آمین کہتے ہیں۔ یہ کام سراسر بدعت ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں کہ آپ نے لوگوں کو نماز پڑھا کر بعد میں اس طرح

یہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "جس نے نماز کے بعد اجتماعی دعا کے بارے میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی قول نقل کیا ہے وہ غلط فہمی کا شکار ہوا ہے۔" [19] اس لیے تو اس چیز کی پابندی واجب ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ ...٧... سورة الحشر

ھیں جو کچھ رسول دے اسے لے لو اور جس سے روکے رک جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو یقیناً اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے۔" [20]

فرمان الٰہی ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ٢١... سورة الاحزاب

ول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں عمدہ نمونہ (موجود) ہے ہر اس شخص کے لیے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے۔" [21]

نفل نماز کا بیان

و! تمھارے رب نے اپنے تقرب کے لیے فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ نفل نماز کو بھی مشروع قرار دیا ہے۔ جہاد فی سبیل اللہ اور طلب علم کے بعد نفل نماز اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لیے نفل نماز پر مداوت فرمائی۔

لن تحصوا واعلموا أن خير أعمالكم الصلاة"

تم ہر گز مکمل طور پر سیدھے نہیں رہ سکتے (کوئی نہ کوئی غلطی ہو ہی جاتی ہے) اور جان لو کہ تمھارے اعمال میں سے بہترین عمل نماز ہے۔" [22]

ہے مثلاً: قرآءت، رکوع سجدہ، دعا، تذلل، خشوع وخضوع مناجات، تکبیر تسبیح اور درود وغیرہ۔

نفل نماز کی دو انواع ہیں۔

1۔ وہ نفل نمازیں جن کے اوقات متعین اور مقرر ہیں۔ انھیں "نوافل مقیدہ" کہا جاتا ہے۔

2۔ وہ نفل نمازیں: جن کے اوقات متعین اور مقرر نہیں۔ انھیں "نوافل مطلقة" کہا جاتا ہے۔

پہلی نوع کی متعدد اقسام ہیں۔ ان میں بعض کی تاکید دوسری نفل نمازوں سے زیادہ ہے مثلاً: سب سے زیادہ تاکید نماز کسوف کی ہے۔ پھر نماز استسقاء کی پھر نماز تراویح کی پھر نماز وتر کی۔ ان تمام نمازوں کی تفصیل اور احکام آپ اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں گے۔

---

[1] الاحزاب 33:41۔42۔

[2] النساء 4/103۔

[3] الجمعۃ 62:10۔

[4] البقرۃ 2/185۔

[5] البقرۃ 2/200۔

[6] 591، 592، 1338، 842، 1336۔

[7] صحیح البخاری الاذان باب الذکر بعد الصلاۃ حدیث 844 وصحیح مسلم المساجد باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ وبیان صفۃ حدیث 593۔

[8] حدیث 594۔

[9] 3474، 1/321، 4721۔

[10] 329323416/298 ۔

[11] 99395079 ۔

[12] 597۔595

[13] 23471523 ۔

[14] 8/1349928 ۔ حدیث 7532 ۔

[15] 3/85 513527733 ۔

[16] 2903152313237 ۔ واللفظ لہ ۔ حدیث

[17] ۔ یہ بعض علماء کی رائے ہے جو صحیح بخاری کی حدیث نمبر 841 سے استدلال کرتے ہیں جبکہ دوسرے علماء مقتدیوں کے لیے ایک دفعہ بلند آواز سے اللہ اکبر کے سوا مزید جہری ذکر کے قائل نہیں دیکھیے فتاوی الدین الخاص 4/429 (ع ۔ د)

[18] 371۔6/3703583 1501 ۔

[19] 22/512 ۔

[20] ۔ الحشر 7۔59 ۔

[21] 33۔21: ۔

[22] ۔ سنن ابن ماجہ الطہارۃ ... 361/342777 ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

قرآن وحدیث کی روشنی میں فقہی احکام ومسائل

نماز کے احکام ومسائل: جلد 01: صفحہ 134